روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 20 جولائی 2011ء 17 شعبان 1432 ہجری 20 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 166

کھجور کی چٹائی

ام المومنین حضرت میمونہؓ بیان فرماتی ہیں کہ :۔

آنحضرت ﷺ کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الخمرہ حدیث نمبر:368)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا اور .... یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو .... کے نیچے ہیں۔ مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے، تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے، تو اس کی ساری حالت بہ اعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں۔ اگر کوئی تعلق نہ ہو تو، کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے، وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا، تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے۔ یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے، جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق وکرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذت حاصل ہو تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے .... (ھود:115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنے وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن وجمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 103)

اساتذہ کرام متوجہ ہوں

نظارت تعلیم کی طرف سے تمام اساتذہ کو فرداً فرداً خطوط بھجوائے گئے ہیں کہ وہ تعطیلات موسم گرما میں کوچنگ کلاس کا اہتمام فرما کر احمدی طلباء وطالبات کو فائدہ پہنچائیں۔ امید ہے وہ یہ کام کر رہے ہوں گے۔ اپنی کارگزاری رپورٹ سے بھیجے گئے پر فارمہ پر مطلع فرمائیں۔ جن اساتذہ کو خطوط موصول نہیں ہوئے وہ ضلع کے سیکرٹری صاحب تعلیم سے رابطہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
ماہر امراض جلد
مکرم سلیم شاہد صاحب (آڈیالوجسٹ)
ماہر قوت سماعت

دونوں ماہرین مورخہ 24 جولائی 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ وعلاج کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب و خواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت کارکن درجہ دوم

دفتر انصاراللہ پاکستان میں درجہ دوم کی آسامی خالی ہے۔ جس کیلئے مندرجہ ذیل کوائف ضروری ہیں۔ جو دوست خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواست صدر/ امیر جماعت کی تصدیق اور اپنی تعلیمی اسناد وغیرہ کی فوٹو کاپی کے ساتھ دفتر انصاراللہ پاکستان میں 26 جولائی تک جمع کروائیں۔

تعلیم: FA کم ازکم

تجربہ : کمپیوٹر سافٹ ویئر، ہارڈ ویئر، اردو انگلش کمپوزنگ کا کم ازکم تین سالہ تجربہ

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

مشعل راہ

جمعہ کی فرضیت، اہمیت اور برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 21/نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

جمعہ کی فرضیت کے بارہ میں احادیث پیش کرتا ہوں جن میں جمعہ کی فرضیت کے بارے میں تو آیا ہوا ہے کہ جمعہ کتنا ضروری ہے لیکن یہ تو نہیں لکھا گیا کہ جمعۃ الوداع کتنا ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دنوں میں بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن ہبوط آدم ہوا۔ اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مسلمان بندہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ)

تو دیکھیں جمعہ کی کس قدر برکات ہیں۔ ایک تو اس کو بہترین دن قرار دیا گیا ہے۔ اب کون نہیں چاہتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک جو بہترین دن ہے اس سے فائدہ نہ اٹھائے، اس کی برکات نہ سمیٹے۔ یہاں سے تو کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ صرف جمعۃ الوداع بہترین دن ہے۔ اس دن کو پاکر ہمیں اور زیادہ عبادت کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ کی خشیت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ آدم کو نیچے بھیج کر یہ بتا دیا کہ اب تم لوگوں کا کام عبادت کرنا اور شیطانی حملوں سے بچنا ہے۔ تم میں سے جو لوگ میری خشیت اختیار کریں گے، میری عبادت کرنے والے ہوں گے، وہ عبادالرحمٰن کہلائیں گے۔ اور جو لوگ میری تعلیم سے الٹ چلنے والے ہوں گے وہ عبادالشیطان ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے تو کہہ دیا کہ جو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں ان کو پھر میں دوزخ سے بھروں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی مخلوق کے لئے ہر وقت جوش میں رہتی ہے۔ یہ کہنے کے باوجود ہمیں ہر وقت ہماری بخشش کے طریقے سکھاتا رہتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ جو میرے احکامات پر عمل کرتے ہو اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ہو، تمہارے لئے خوشخبری ہو کہ تمہارے لئے میں نے ایک ایسا دن اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی مقرر کر دی ہے اس میں تم جو بھی مجھ سے طلب کرو گے میں عطا کروں گا۔ تو احمدیوں کے لئے تو اور بھی زیادہ خوشی کا مقام ہے کہ انہوں نے .... زمانے کے امام کو پہچانا، ان کو تو خاص طور پر اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اور دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی ہمیشہ کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن تقویٰ میں بڑھاتا چلا جائے اور قبولیت دعا کا ذریعہ جو پہلے بھی خطبہ میں بیان ہو چکا ہے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہیں۔ یہی واسطہ اختیار کریں تو دعا کی قبولیت ہوگی۔ اس لئے عام دنوں سے زیادہ جمعہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’تمہارے ایام میں سے (ایک) جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم پیدا کئے گئے، اسی روز انہیں وفات دی گئی، اسی روز نفخ صور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔ پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو‘‘۔ (۔) اور تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب آپؐ کا وجود بوسیدہ ہو چکا ہوگا تو اس وقت ہمارا درود آپؐ کو کیسے پہنچایا جائے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے وجودوں کو زمین پر حرام کر دیا ہے‘‘۔

(سنن ابی داؤد ابواب الجمعہ)

(روزنامہ الفضل 9 مارچ 2004ء)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

فجیئن (Fijian) زبان میں ترجمہ قرآن کریم

جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کے پہلے مربی مکرم مولانا شیخ عبد الواحد فاضل صاحب ستمبر 1960ء میں فجی پہنچے۔ اشاعت کی کوششوں کے ساتھ ساتھ آپ نے قرآن کریم کے فجیئن ترجمہ کی طرف بھی توجہ کی۔ چنانچہ اس کام کے لئے مکرم الیپاتے سیکیو (Mr. Alipate Sikivou) کی خدمات حاصل کی گئیں جو آک لینڈ (نیوزی لینڈ) یونیورسٹی سے گریجوایٹ تھے۔ اور فجیئن زبان کے بھی ماہر تھے۔ ترجمہ کے لئے حضرت مولانا شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کو بنیاد بنایا گیا۔ 1963ء میں یہ ترجمہ مکمل ہو گیا اور اس ترجمہ کے سارے اخراجات مکرم حاجی عبد اللطیف صاحب مرحوم کو ادا کرنے کی سعادت ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس ترجمہ کو اُس وقت تک شائع کرنے کی اجازت نہ دی جب تک کوئی احمدی جسے فجیئن زبان کے ساتھ ساتھ دینی تعلیمات، عربی اور اردو کا بھی علم ہو وہ اس ترجمہ پر نظر ثانی نہ کر لے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اجازت سے 1977ء میں مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب نے فجیئن ترجمہ پر نظر ثانی کا کام شروع کیا اور اس سلسلہ میں دو فجیئن زبان کے ماہر مکرم تیوتا ریتووا (Mr.Tevita Ritova) جو عدالت میں ترجمہ کا کام کرتے تھے اور مکرم اِلیسیا نائی والو (Mr. Iliesa Naivalu) جو فجیئن اخبار کے ڈپٹی ایڈیٹر تھے کی خدمات حاصل کی گئیں۔ انہوں نے ہی انڈیکس کا بھی فجیئن ترجمہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہدایت فرمائی تھی کہ فجیئن ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کی عربی عبارت ضرور درج ہو اور ہر آیت کے سامنے فجیئن ترجمہ ہو اور صفحات کے نمبر دائیں سے بائیں یعنی عربی انداز میں ہوں۔ اس ہدایت کی روشنی میں پہلے پارہ کا ترجمہ مکمل کر کے ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں بھجوایا گیا جسے حضور نے پسند فرمایا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب نے جب ترجمہ پر نظر ثانی کا کام شروع کیا تو آپ نے اس کام کی اہمیت کی وجہ سے 1979ء میں سکول سے ریٹائرمنٹ لے لی۔ 1983ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پہلی دفعہ جزائر فجی کے دورہ پر تشریف لائے تو آپ نے اس وقت تک کئے گئے فجیئن ترجمہ قرآن کے کام کا بھی جائزہ لیا۔ اور اس کام کو جلد مکمل کرنے کے لئے درج ذیل تین رُکنی کمیٹی بھی بنا دی۔

(1) مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب ولد مکرم جواد حسین صاحب (چیئرمین)

(2) مکرم محمد یونس خان صاحب ولد مکرم محمد ایوب خان صاحب

(3) مکرم محمد محبوب شیر افغان صاحب عرف بوب ولد مکرم جعفر خان صاحب

مکرم ماسٹر محمد یونس خان صاحب 1984ء میں وفات پا گئے تو مکرم محبوب بوب صاحب کو لمباسہ بلا لیا گیا اور پھر مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب اور مکرم محبوب صاحب نے مسلسل محنت کر کے اِس کام کو مکمل کیا۔ ترجمہ پر نظر ثانی کا کام مکمل ہونے پر 1987ء میں فجی کے کواٹی پرنٹ لمیٹڈ پریس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ چونکہ پریس میں عربی تحریر کا انتظام نہیں تھا اس لئے عربی کا حصّہ دوسرے قرآن کریم سے لے کر فجیئن ترجمہ کے ساتھ سیٹ کر کے ایک ڈمی تیار کی گئی۔ خرچ بچانے کے لئے مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب کی نگرانی میں لجنہ، انصار اور خدام مل کر پرنٹ شدہ صفحات کو ترتیب سے رکھتے۔ مکرم مولانا عبدالعزیز شاہد صاحب امیر و مشنری انچارج بھی خاص طور پر قرآنی آیات کی ترتیب وغیرہ دیکھتے اور فائنل چیکنگ کرتے۔ کواٹی پرنٹنگ پریس میں چونکہ جلد سازی کا انتظام نہیں تھا اِس لئے اسے جلد بندی کے لئے اوشیانا پرنٹنگ پریس میں دے دیا جاتا۔ 180x25/50 سائز کے 844 صفحات پر مشتمل اس ترجمہ کا ایک ایڈیشن چار ہزار کی تعداد میں 1987ء میں شائع ہوا۔ اِس پر کُل پچاس ہزار فجیئن ڈالرز خرچ آیا تھا جو فجی جماعت نے ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

فجیئن زبان میں ترجمہ قرآن کریم کرنے کی توفیق صرف احمدیہ جماعت کو ملی ہے۔ فجیئن زبان میں بہت سے Dialect ہیں۔ یہ ترجمہ باؤن (Baun)Dialect میں ہے جو کہ سرکاری زبان ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں

بیوی کے حقوق اور خاوند کے فرائض کا بیان اور اثر انگیز نصائح

دوستانہ ماحول میں اخلاق فاضلہ کو اختیار کرتے ہوئے گھروں کو محبت اور پیار کا گہوارہ بنائیں

مکرم وحید احمد رفیق صاحب

جسے خدا نے جوڑا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کے لیے دعا کرتے رہو اور طلاق دینے سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔''

(اربعین روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 428)

عورتوں کو گویا کُرسی پر بٹھا دیا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا کُرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر۔ اس کا تمام کپڑا، کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 30)

بیوی سے عمدہ معاشرت کا حکم ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں نہیں۔ ہمارے ہادی کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے .... تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اُس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اس لیے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ......(النساء: 20) (اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سے اچھی طرح حسنِ سلوک سے پیش آوٴ) ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔ انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جمادے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اُس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا۔ خاوند عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 404-403)

انسان کے اخلاق فاضلہ کی پہلی گواہ عورتیں ہوتی ہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت (دین حق) نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے .... (البقرة: 229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سُنا جاتا ہے کہ ان بے چاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریقے سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: خَيْرُكُمْ............ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے اچھا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 301-300)

حضرت مسیح موعود کا نمونہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ عورتوں کو پھراتے ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسی بیماری ہے کہ جس کا علاج پھرانا ہے۔ جب ان کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو بدیں خیال کہ گناہ نہ ہو کہا کرتا ہوں کہ چلو پھرا لاؤں اور بھی عورتیں ہمراہ ہوتی ہیں''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 118 حاشیہ)

عورتوں سے حسنِ سلوک کی تاکید

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا اور شکایت ہوئی کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضور اس بات پر بہت کبیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا: ''ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے۔''

حضور بہت دیر تک معاشرت نسواں کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے اور آخر پر فرمایا:

''میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع وخضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 307)

بیویوں کے حقوق ادا نہ کرنا ظلم اور زیادتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بعض ایسی فطرت کے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ بیویوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے ان پر ظلم اور زیادتی کر رہے ہوتے ہیں، گھر کے خرچ میں باوجود کشائش ہونے کے تنگی دے رہے ہوتے ہیں، بیویوں کے حق مہر ادا نہیں کر رہے ہوتے، حالانکہ نکاح کے وقت بڑے فخر سے کھڑے ہو کر سب کے سامنے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہاں ہمیں اس حق مہر پر نکاح بالکل منظور ہے۔ اب پتہ نہیں ایسے لوگ دنیا دکھاوے کی خاطر حق مہر منظور کرتے ہیں کہ یا دل میں یہ نیت پہلے ہی ہوتی ہے کہ جو بھی حق مہر رکھوایا جا رہا ہے لکھوا لو کونسا دینا ہے، تو ایسے لوگوں کو یہ حدیث سامنے رکھنی چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اس نیت سے حق مہر رکھواتے ہیں ایسے لوگ زانی ہوتے ہیں۔ اللہ رحم کرے اگر ایک فیصد سے کم بھی ہم میں سے ایسے لوگ ہوں، ہزار میں سے بھی ایک ہو تو تب بھی ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ کیونکہ پرانے احمدیوں کی تربیت کے معیار اعلیٰ ہوں گے تو نئے آنے والوں کی تربیت بھی صحیح طرح ہو سکے گی۔ اس لیے بہت گہرائی میں جا کر ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔''

(خطبہ جمعہ 27 فروری 2004ء الفضل ربوہ 11 مئی 2004ء صفحہ 2)

اللہ کی رضا کی نیت سے بیوی بچوں سے پیار کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''دیکھو بیوی سے محبت کرنا تو بظاہر ایک دنیوی چیز ہے لیکن ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر (دین حق) یہ کہتا ہے کہ اگر تم اس نیت کے ساتھ کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اپنے گھروں کے ماحول کو خوشگوار بناؤ۔ اپنی بیوی اور بچوں سے پیار کرو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا۔''

(روزنامہ الفضل 20 اپریل 1966ء صفحہ 4)

گھروں کو محبت اور پیار کا گہوارہ بنائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''تم دونوں مردوں اور عورتوں کے لیے یہ حکم ہے۔سب سے پہلے تو یہی کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کریں۔ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔ایک دوسرے کے حقوق کا پاس رکھیں۔اپنے گھروں کو محبت اور پیار کا گہوارہ بنائیں اور اولاد کے حق ادا کریں......ایک دوسرے کے ماں باپ،بہن بھائی سے پیار ومحبت کا تعلق رکھیں۔ان کے حقوق ادا کریں اور یہ صرف عورتوں ہی کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ مردوں کی بھی ذمہ داری ہے اور اس طرح جو معاشرہ قائم ہوگا وہ پیار ومحبت اور رواداری کا معاشرہ قائم ہوگا۔اس میں لڑ بھڑ کر حقوق لینے کا سوال ہی نہیں ہے۔تو اس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ہر عورت ہر مرد ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لیے قربانی کی کوشش کررہا ہوگا ......یہ ایک دوسرے کے حقوق ہیں۔یہ عورت اور مرد کی ذمہ داریاں ہیں یہی ہیں جو فطرت کے عین مطابق ہیں۔''

(روزنامہ الفضل 26 جنوری 2006ء صفحہ 2)

نرم رویہ رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بعض مرد اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک کر رہے ہوتے ہیں کہ روح کانپ جاتی ہے۔بعض بچیاں لکھتی ہیں کہ ہم بچپن سے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اب ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ہمارے باپ نے ہماری ماں کے ساتھ اور ہمارے ساتھ ہمیشہ ظلم کا رویہ رکھا ہے۔باپ کے گھر میں داخل ہوتے ہی ہم سہم کر اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔کبھی باپ کے سامنے ہماری ماں نے یا ہم نے کوئی بات کہہ دی جو اس کی طبیعت کے خلاف ہو تو ایسا ظالم باپ ہے کہ سب کی شامت آجاتی ہے۔تو یہ تکبر ہی ہے جس نے ایسے باپوں کو اس انتہا تک پہنچا دیا ہے اور اکثر ایسے لوگوں نے اپنا رویہ باہر ایسا رکھا ہوتا ہے،بڑا اچھا رویہ ہوتا ہے ان کا اور لوگ باہر سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان جیسا شریف انسان ہی کوئی نہیں ہے اور باہر کی گواہی ان کے حق میں ہوتی ہے۔بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو گھر کے اندر اور باہر ایک جیسا رویہ اپنائے ہوئے ہوتے ہیں ان کا تو ظاہر ہو جاتا ہے سب کچھ۔تو ایسے بدخُلق اور متکبر لوگوں کے بچے بھی،خاص طور پر لڑکے جب جوان ہوتے ہیں تو اس ظلم کے ردّ عمل کے طور پر جو انہوں نے ان بچوں کی ماں یا بہن یا ان سے خود کیا ہوتا ہے،ایسے بچے پھر باپوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر ایک وقت میں جا کر جب باپ اپنی کمزوری کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس سے خاص طور پر بدلے لیتے ہیں۔تو اس طرح ایسے متکبرانہ ذہن کے مالکوں کی اپنے دائرہ اختیار میں مثالیں ملتی رہتی ہیں۔مختلف دائرے ہیں معاشرے کے۔ایک گھر کا دائرہ اور اس سے باہر ماحول کا دائرہ۔اپنے اپنے دائرے میں اگر جائزہ لیں تو تکبر کی یہ مثالیں آپ کو ملتی چلی جائیں گی۔''

(خطبہ جمعہ 29 اگست 2003ء الفضل انٹرنیشنل 30 دسمبر 2003ء)

مرد بہ نسبت عورت کے قوی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیے گئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے عورت کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا۔اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رُو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے،اس سے ظاہر ہے کہ (دین حق) میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔

ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہر حال مردوں کے لیے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ..........یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 288)

دعاؤں سے گھر کو جنت نظیر بنائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مرد کے قویٰ کو جسمانی لحاظ سے مضبوط بنایا ہے اس لیے اس کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی عورت سے زیادہ ہیں۔اس سے ادائیگی حقوق کی زیادہ توقع کی جاتی ہے۔عبادات میں بھی اس کو عورت کی نسبت زیادہ مواقع مہیا کیے گئے ہیں اور اس لیے اس کو گھر کے سربراہ کی حیثیت بھی حاصل ہے اور اسی وجہ سے اس پر بحیثیت خاوند بھی بعض اہم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور اسی وجہ سے بحیثیت باپ اس پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور بہت ساری ذمہ داریاں ہیں،چند ایک کا میں یہاں ذکر کروں گا اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے حکم دیا کہ تم نیکیوں پر قائم ہو،تقویٰ پر قائم ہو،اور اپنے گھر والوں کو،اپنی بیویوں کو،اپنی اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کے لیے نمونہ بنو اور اس کے لیے اپنے رب سے مدد مانگو،اس کے آگے روؤ،گڑگڑاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے اللہ!ان راستوں پر ہمیشہ چلاتا رہ جو تیری رضا کے راستے ہیں،کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم بحیثیت گھر کے سربراہ کے،ایک خاوند کے اور ایک باپ کے،اپنے حقوق ادا نہ کرسکیں اور اس وجہ سے تیری ناراضگی کا موجب بنیں۔تو جب انسان سچے دل سے یہ دعا مانگے اور اپنے عمل سے بھی اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ نہ ایسے گھروں کو برباد کرتا ہے،نہ ایسے خاوندوں کی بیویاں ان کے لیے دکھ کا باعث بنتی ہیں اور نہ ان کی اولاد ان کی بدنامی کا موجب بنتی ہے اور اس طرح گھر جنت کا نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء)

گھر والوں کی دلچسپیوں میں حصہ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''عموماً اب یہ رواج ہوگیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کیونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں،ہم کیونکہ اپنے کاروبار میں اپنی ملازمتوں میں مصروف ہیں اس لیے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے اور بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری عورت کا کام ہے۔تو یاد رکھیں کہ بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر بھی نظر رکھے،اپنی بیوی کے بھی حقوق ادا کرے اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرے،انہیں بھی وقت دے ان کے ساتھ بھی کچھ وقت صرف کرے چاہے ہفتہ کے دو دن ہی ہوں،ویک اینڈ پر جو ہوتے ہیں۔انہیں (بیت الذکر) سے جوڑے،انہیں جماعتی پروگراموں میں لائے،ان کے ساتھ تفریحی پروگرام بنائے،ان کی دلچسپیوں میں حصہ لے تا کہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں۔بیوی سے اس کے مسائل اور بچوں کے مسائل کے بارے میں پوچھیں،ان کے حل کرنے کی کوشش کریں۔پھر ایک سربراہ کی حیثیت آپ کو مل سکتی ہے۔کیونکہ کسی بھی جگہ کے سربراہ کو اگر اپنے دائرہ اختیار میں اپنے رہنے والوں کے مسائل کا علم نہیں تو وہ تو کامیاب سربراہ نہیں کہلا سکتا۔اس لیے بہترین نگران وہی ہے جو اپنے ماحول کے مسائل کو بھی جانتا ہو۔یہ قابل فکر بات ہے کہ آہستہ آہستہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اپنی ذمہ داریوں سے اپنی نگرانی کے دائرے سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں یا آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔اور اپنی دنیا میں مست رہ کر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔تو مومن کو،ایک احمدی کو ان باتوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہونا چاہئے۔مومن کے لیے تو یہ حکم ہے کہ دنیاداری کی باتیں تو الگ رہیں،دین کی خاطر بھی اگر تمہاری مصروفیات ایسی ہیں،اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تم نے مستقلاً اپنا یہ معمول بنا لیا ہے،یہ روٹین بنالی ہے کہ اپنے گردوپیش کی خبر ہی نہیں رکھتے،اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے،اپنے ملنے والوں کے حقوق ادا نہیں کرتے،اپنے معاشرے کی ذمہ داریاں نہیں نبھاتے تو یہ بھی غلط ہے۔اس طرح تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم نہیں ہوتے۔بلکہ یہ معیار حاصل کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔''

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 3)

عورت کو سزا دینا بعض شرائط سے وابستہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج کل دیکھیں ذرا ذرا سی بات پر عورت پر ہاتھ اٹھا لیا جاتا ہے حالانکہ جہاں عورت کو سزا کی اجازت ہے وہاں بہت سی شرائط ہیں اپنی مرضی کی اجازت نہیں ہے۔چند شرائط ہیں ان کے ساتھ یہ اجازت ہے اور شاید ہی کوئی احمدی عورت اس حد تک ہو کہ جہاں اس سزا کی ضرورت پڑے۔اس لیے بہانے تلاش کرنے کی بجائے مرد اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور عورتوں کے حقوق ادا کریں جیسے کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ ...... (سورۃ النساء: 35) یعنی مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال ان پر خرچ کرتے ہیں۔(جو نکھٹو گھر بیٹھے رہتے ہیں وہ تو ویسے ہی نگران نہیں بنتے) پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو پہلے تو نصیحت کرو (اس میں بے حیائی نہیں ہے ایسی باتیں جو ہمسائیوں میں کسی بدنامی کا موجب بن رہی ہوں،بعض ایسی حرکتیں ہوتی ہیں) تو پہلے ان کو نصیحت کرو،پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو

اور پھر اگر ضرورت ہو تو ان کو بدنی سزا بھی دو اور پھر فرمایا پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر ان کے خلاف کوئی حجت یا بہانے تلاش نہ کرو۔ یقیناً اللہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے، تو فرمایا کہ اس انتہائی باغیانہ رویے سے عورت اپنی اصلاح کر لے تو پھر بلاوجہ اسے سزا دینے کے بہانے تلاش نہ کرو یاد رکھو کہ اگر تم تقویٰ سے خالی ہو کر ایسی حرکتیں کرو گے اور اپنے آپ کو سب کچھ سمجھ رہے ہو گے اور عورت کی تمہارے نزدیک کوئی حیثیت ہی نہیں ہے تو یاد رکھو کہ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے تمہاری پکڑ بھی کر سکتی ہے۔ اس لیے جو درجے سزا کے مقرر کیے گئے ہیں ان کے مطابق عمل کرو اور جب اصلاح کا کوئی پہلو نہ دیکھو، اگر ایسی عورت کا بدستور وہی رویہ ہے تو پھر سزا کا حکم ہے۔ یہ نہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر اٹھے اور ہاتھ اٹھا لیا یا سوٹی اٹھا لی۔ اور اتنے ظالم بھی نہ بنو کہ بہانے تلاش کر کے ایک شریف عورت کو اس باغیانہ روش کے زمرے میں لے آؤ اور پھر اسے سزا دینے لگو۔ ایسے مرد یاد رکھیں کہ خدا کا قائم کردہ نظام بھی یعنی نظام جماعت بھی اگر نظام کے علم میں یہ بات آ جائے تو ایسے لوگوں کو ضرور سزا دیتا ہے۔ خدا کے لیے قرآن کو بدنام نہ کریں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں''۔

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 3)

گناہ سے بچنے کی حقیقی راہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

گناہ سے بچنے کے لئے حقیقی راہ خدا کی تجلیات ہیں اور اس آنکھ کو پیدا کرنا شرط ہے۔ جو خدا کی عظمت کو دیکھ لے اور اس یقین کی ضرورت ہے جو گناہ کے زہر پر پیدا ہو۔ زمین سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آسمان اس تاریکی کو دور کرتا ہے اور ایک روشنی عطا کرتا ہے۔ زمینی آنکھ بے نور ہوتی ہے جب تک آسمانی روشنی کا طلوع اور ظہور نہ ہو۔ اس لئے جب تک آسمانی نور جو نشانات کے رنگ میں ملتا ہے کسی دل کو تاریکی سے نجات نہ دے انسان اس پاکیزگی کو کب پا سکتا ہے جو گناہ سے بچنے میں ملتی ہے۔ پس گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش کرنی چاہئے جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اترتا ہے اور ایک ہمت، قوت عطا کرتا ہے اور تمام قسم کے گردوغبار سے دل کو پاک کرتا ہے۔ اس وقت انسان گناہ کے زہرناک اثر کو شناخت کر لیتا اور اس سے دور بھاگتا ہے۔ جب تک یہ حاصل نہیں، گناہوں سے بچنا محال ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 4)

مکرم شہزاد قمر الدین مبشر صاحب۔گلاسگو

والد صاحب مکرم چوہدری محمد دین مجاہد صاحب

آپ کے ذاتی اور خاندانی حالات و واقعات

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد دین صاحب مجاہد آف ٹوبہ ٹیک سنگھ چند ماہ کی علالت کے بعد 93 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

ابا جان ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اور ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں مختلف جماعتی عہدوں خصوصاً سیکرٹری مال اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے علاوہ ازیں نائب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی حیثیت سے بھی خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ ساری زندگی خلافت کے ساتھ گہرا تعلق، عقیدت اور محبت رہی۔ خاندان مسیح موعود اور علماء سلسلہ سے بھی خاص طور پر تعلق تھا۔ دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ان علاقوں میں جہاں ہماری اور ہمارے خاندان کی زمینیں تھیں۔ خدمت خلق اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے، حکام بالا کو اپنے علاقہ کے مسائل اور رفاہی کاموں کی طرف توجہ دلانے کا ایک خاص ملکہ تھا۔ جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں ضیاء الحق کو اپنے علاقہ کے مسائل کی طرف اس انداز اور طریقے سے خط لکھتے تھے کہ ضیاء الحق اپنے وفاقی وزیر کو ابا جان کے خطوط دے کر فوری طور پر دورہ کرنے کے لیے بھیج دیتا تھا اور وفاقی وزراء دورہ پر آ کر لوگوں سے کہتے کہ چوہدری محمد دین سے ملاقات کرا دیں کہ وہ کون آدمی ہے جن کے خطوط کا صدر صاحب فوری نوٹس لیتے ہیں۔

والد صاحب نے ''ہم اور احمدیت'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھ کر اس کا مسودہ خلافت لائبریری میں رکھوایا ہوا ہے تا کہ ہمیشہ کیلئے محفوظ رہے اور آئندہ نسلوں کو پتہ چلتا رہے کہ ہمارے خاندان میں احمدیت کیسے آئی۔ نماز تہجد اور پانچ وقت نماز بروقت ادا کرنے کی عادت تھی۔ آپ تہجد کے وقت دعائیں کیا کرتے تھے اور اپنی خوابوں کا ذکر بھی کیا کرتے تھے۔ اور اپنی خوابیں ڈائری میں بھی تحریر کرتے تھے۔ ''بشارات ربانیہ'' جو کہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مرتب کی تھی اس کتاب میں خلافت ثالثہ کے بارے میں والد صاحب کی مبشر خواب شائع ہوئی تھی۔ والد صاحب کو شعر و ادب سے بھی خاص لگاؤ اور شوق تھا۔ درثمین، کلام محمود اور قومی شعراء کے بے شمار اشعار انہیں زبانی یاد تھے۔

والد صاحب نے دو شادیاں کی تھیں۔ والد صاحب کی بڑی بیگم یعنی میری والدہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ دسمبر 1991 میں فوت ہو گئی تھیں۔ چھوٹی والدہ محترمہ لائیقہ بیگم صاحبہ یہاں ایڈنبرا میں ہوتی ہیں اور ہمارے دو بھائیوں اور چھوٹی بہن کے ساتھ رہتی ہیں ہم تین بہنیں اور سات بھائی ہیں۔ سکاٹ لینڈ سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور جرمنی سے ایک بیٹی اور داماد تدفین سے قبل بروقت ربوہ پہنچ گئے تھے۔ خاکسار فوری ویزا نہ ملنے کی وجہ سے تدفین کے وقت نہ پہنچ سکا۔ بیت لطیف میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں عزیزوں اور رشتہ داروں کے علاوہ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ ہم سب بہن، بھائی، والدہ محترمہ اور سب عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والد صاحب کی مرتب کردہ کتاب "ہم اور احمدیت" کے مسودہ کے مطابق خاکسار کے والد چوہدری محمد دین مجاہد چک نواں لاہور ضلع جھنگ میں یکم جنوری 1918 میں پیدا ہوئے۔ میرے دادا جان چوہدری مہر دین صاحب اور والد صاحب کے تایا جان (خاکسار کے نانا جان) چوہدری حسین بخش صاحب اور ان کے ایک اور چھوٹے بھائی چوہدری اللہ دتہ صاحب کا تعلق گل منج اور کلانور ضلع گورداسپور سے تھا ہمارے ان بزرگوں کا تعلق راجپوت منج خاندان سے ہے ضلع جھنگ میں جناب شیخ سراج الدین ڈپٹی کمشنر کا بوجہ رشتہ داری کلانور دادا جان اور نانا جان اور ان کے ایک چھوٹے بھائی اللہ دتہ صاحب نے لائلپور (حال فیصل آباد) میں ان کی راہنمائی اور تعاون اور مدد سے محکمہ مال میں ملازمت شروع کر دی۔ نواں لاہور میں میرے والد صاحب کے تینوں بزرگ ایک مخلص احمدی میاں نورالدین صاحب کی دعوت الی اللہ سے احمدیت کے نور سے حصہ پانے والے بنے اور احمدیت قبول کی اس کے بعد میرے دادا جان حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو بغرض دعوت الی اللہ اپنے علاقے اور حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ میں دعوت دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ضلع جھنگ کے اس علاقہ میں احمدیت کا کافی اثر ہوا تھا۔ علاوہ ازیں محترم والد صاحب کی کتاب ''ہم اور احمدیت'' کے مسودہ میں 1974ء۔1984ء کے حالات اور واقعات کا تفصیلی ذکر ہے ان حالات میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور شورکوٹ میں کلمہ کیس میں ہمارے افراد خاندان کو اسیران راہ مولیٰ کی سعادت حاصل ہونے قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کرنے اور ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے نظارے دیکھنے اور اس کے فضلوں اور برکتوں کے نزول کا تفصیلی ذکر ہے۔

والد صاحب لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی احمد دین صاحب مرحوم سفید پوش زمیندار تھے ان کی اولاد بھی کمالیہ میں زمیندار تھی۔ ان کے ایک بیٹے خالد محمود خضر ایڈووکیٹ آف گوجرہ مرحوم قائد ضلع کی حیثیت سے جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اور چچا احمد دین کے نواسے شاہ زیب نے اپنی کم عمری کے باوجود سافٹ ویر کمپیوٹر انجینئرنگ میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کی تھی جس کا بہت خوشی کے ساتھ ذکر کیا کرتے تھے کہ یہ سب کچھ احمدیت کی وجہ سے ہے آگے چل کر والد صاحب یوں تحریر کرتے ہیں کہ ہماری نئی نسل کے بہت سے افراد اس وقت آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، برطانیہ، سکاٹ لینڈ، سویڈن اور پاکستان میں ربوہ، لاہور، کراچی، راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ اور دیگر مختلف علاقوں اور جگہوں پر آباد ہیں۔ اس وقت ہمارا یہ کنبہ کم و بیش دو صد افراد پر مشتمل ہے جن کا سات پشت کا شجرہ نسب چک نمبر 430 ج ب اور چک نمبر 432 ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے محکمہ مال کے کاغذات میں محفوظ ہے۔ خاکسار کے والد صاحب نے جن بزرگوں کے کھاتے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک کے نتیجہ میں از سر نو جاری کئے والد صاحب کی وفات کے بعد ان تمام کھاتوں کو جاری رکھنے کا عزم اور ذمہ داری میں نے اپنے اوپر لی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں اس نیکی کے کام کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور تحریک جدید کے کھاتوں کو زندہ رکھنے کا یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے۔

یادگار جماعتی، ملکی اور رفاہی خدمات

والد صاحب اپنی کتاب ''ہم اور احمدیت'' کے مسودہ میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ جس جگہ بھی ملازمت کی احمدیت کی عزت جماعت کے وقار کو بلند کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور کوئی نہ کوئی یادگار کام ضرور کیا۔

بیت الذکر کیلئے زمین کی خرید

والد صاحب لکھتے ہیں۔

بیت الذکر احمدیہ کیلئے جگہ لینی تھی اتفاقاً میں

گوجرہ ریلوے سٹیشن پر کھڑا تھا والد صاحب نے کہا کہ میں ربوہ جارہا ہوں کچھ پیسے ہیں کہ جگہ لے لی جائے میں نے فوراً خزانہ صدر انجمن احمدیہ جہاں میری کچھ رقم امانتاً جمع تھی کا ایک رقعہ ان کو دے دیا اور بیت الذکر کی جگہ خرید لی۔

بیت الذکر احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کیلئے دس مرلہ پلاٹ خرید کر سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کے نام لکھوایا پھر ان سے مختار نامہ لے کر میں نے وہ رقبہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام کروادیا اس رقبہ پر اب بیت الذکر احمدیہ اور مربی ہاؤس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

بیت احمدیہ پیرمحل کے لیے جگہ خریدنے میں مقامی جماعت کی مدد کی

چک نمبر 430، 426، 433 ج ب تحصیل گوجرہ میں بیت الذکر احمدیہ کیلئے جگہ خریدنے میں تعاون کیا۔

چک نمبر 432 ج ب زنانہ اور مردانہ سکول حکومت سے منظور کروائے۔ ابتداء میں از خود خرچ برداشت کیا۔ اس گاؤں کے قبرستان کیلئے نواحی علاقے 360 ج ب کے لئے 2 ایکڑ زمین حکومت سے منظور کروائی۔

چک نمبر 427 ج ب میں بھی پرائمری سکول بنوایا۔

چک نمبر 430 ج ب میں گرلز پرائمری سکول کی پکی عمارت خود بنوا کر دی۔

چک نمبر 430 ج ب میں لاری اڈہ کے قریب ایک بیت الذکر کا افتتاح کیا اور ساتھ ہی مسافر خانہ بھی بنوایا۔

چک نمبر 433 اور 431 ج ب میں بھی گرلز پرائمری سکولوں کے لیے بھی خود رقم خرچ کر کے تعمیرات کروائیں۔

چک نمبر 769، 770 گ ب میں حکومت سے پرائمری سکول منظور کروائے۔

چک نمبر 430 ج ب کے علاقہ کے معروف زمیندار چوہدری ہدایت علی کے رقبہ میں بیت الذکر اور کنواں بنوایا۔

چک نمبر 432 ج ب کے معروف زمیندار حاجی شیر محمد لیل کا رقبہ جو برلب سڑک تھا دو مرلہ زمین لے کر نذر دی اور بیت الذکر کی بنیاد رکھ دی۔ اس جگہ پر ایک پختہ بیت الذکر تعمیر ہو چکی ہے۔

فرقان فورس میں خدمات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے فرقان فورس میں خدمت کیلئے تحریک فرمائی تو سرکاری ملازمت سے رخصت لے کر حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے فرقان فورس میں اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے فرقان فورس میں چلے گئے۔ سرائے عالمگیر نہر کے پل پر فرقان فورس کا ہیڈ کوارٹر تھا جہاں ملک محمد رفیق صاحب صدر محلّہ دارالصدر غربی ہمارے انچارج تھے۔ فرقان فورس میں وقت پورا کر کے آئے تو پھر اسی علاقہ میں ان کی تعیناتی ہوگئی۔

خطوط کے ذریعہ دعوت الی اللہ

محترم ابا جان کو حیدر آباد دکن کے پرانے بزرگ عبداللہ الٰہ دین کی طرح خطوط کے ذریعہ دعوت الی اللہ کرنے کا بے حد شوق تھا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ اعلیٰ سرکاری افسران، وزراء، اور سربراہان مملکت کو بھی دعوت الی اللہ کی غرض سے خطوط لکھتے تھے ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور گوجرہ کے علاقہ کے بڑے بڑے سیاسی، سماجی لوگوں اور افسران کو بھی خطوط لکھتے اور ان کو دعوت الی الذکر کرتے اپنے خطوط میں حضرت مسیح موعود اور خلیفۂ وقت اور خلفاء جماعت کی تحریرات اور خطبات کے اقتباسات کی فوٹو کاپیاں کر کے ارسال کرتے اور اپنے خطوط میں درثمین، کلام محمود اور قومی شعراء کے اشعار کو جا بجا موقع محل کے مطابق تحریر کرتے اپنی آمدن کا ایک کثیر حصہ دعوت الی اللہ کیلئے خطوط، خدمت خلق، رفاہ عامہ اور غرباء کی مدد کیلئے خرچ کردیتے تھے۔ بلکہ اپنے بچوں کو بھی ان نیکی کے کاموں کی طرف بھر پور توجہ دلاتے تھے خلیفۂ وقت کو خود بھی بڑی باقاعدگی کے ساتھ دعا کیلئے لکھتے رہتے اور بچوں کو بھی خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے علاوہ ازیں سادہ زندگی گزانے، فضول خرچی سے بچنے اور قناعت اختیار کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

والد صاحب متعدد مرتبہ جرمنی اور یوکے اور سکاٹ لینڈ میں بھی اپنے بچوں کے پاس آتے رہے اور دونوں ممالک کے جلسہ سالانہ پر شرکت کرنے اور خلیفہ وقت سے ملاقات کرنے کا شرف بھی پاتے رہے خلفاء احمدیت سے گروپ فوٹو بنوا کر بے انتہا خوشی اور مسرت سے عزیزوں اور رشتہ داروں کو فوٹو پوسٹ کرتے اور دکھاتے رہتے خلفاء کے ساتھ فوٹو کو اپنی بہت بڑی خوش قسمتی سمجھتے تھے خلفاء کے ساتھ خطوط کے ساتھ ذاتی تعلق تھا اور حضور سے موصول ہونے والے جوابات ایک فائل میں رکھتے اور دوسروں کو بھی ذاتی تعلق قائم رکھنے کی نصیحت کرتے۔ گزشتہ سال جب ہمارے پاس سکاٹ لینڈ تشریف لائے تو میں نے اتنی طویل عمر میں صحت کے راز پوچھے تو بتانے لگے کہ انسان کو بھوک رکھ کر کھانا کھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل ہونا چاہیے پنجوقتہ نماز، تہجد اور صبح کی سیر کو اپنا معمول بنانا چاہیے سادہ زندگی گزارنی چاہیے ہمیشہ اپنے سے اوپر والے شخص کو دیکھنے کی بجائے کمزور اور غریب کی طرف دیکھنا چاہیے تا کہ انسان کے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوں۔ ہوائی جہاز میں سفر کے دوران اپنے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہوائی جہاز میں دوران سفر جب تھوڑی سی فکر اور گھبراہٹ پیدا ہوئی تو میں نے ایک قریب ہی بہت بوڑھی اور ضعیف خاتون کو بڑے آرام سے بیٹھے دیکھ کر سوچا کہ اگر یہ اتنی بوڑھی عورت جو عمر میں مجھ سے بھی کافی بڑی ہے آرام سے سفر کررہی ہے تو مجھے کیوں گھبراہٹ ہوا اس طرح سے میں اپنا حوصلہ بلند رکھتا ہوں طویل عمر کے راز بتاتے ہوئے کہا کہ انسان کو زندگی میں کوئی نہ کوئی ایسا کام ضرور کرنا چاہیے جو کہ انسان کی یاد بن جائے زندگی کا طویل اور صحت مند ہونا تو اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے لیکن صدقہ جاریہ نیک کام نیک اولاد انسان کی طویل عمری کا باعث ہوتی ہے صحت مند رہنے کے لیے ایک اور بات یہ بتائی کہ انسان کو اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لیے زندگی میں کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور بنانا چاہیے والد صاحب نے اپنے مشاغل کے بارے میں بتایا زندگی میں دو مشغلے مسلسل رہے ایک باغبانی کا اور دوسرا خط وکتابت کا، ریٹائرمنٹ کے بعد خط وکتابت بغرض دعوۃ الی اللہ اور تربیتی امور کے بارے میں زیادہ ہے اور کہا کرتے تھے کہ میں اگر اس مشغلہ کو چھوڑ دوں تو میں بیمار ہو جاؤں گا اس مشغلہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔

چند نصائح اور ضرب المثل

روزگار کیلئے وہ یہ اصول بتایا کرتے تھے کہ اگر آپ کے پاس کوئی ملازمت نہیں تو آپ کسی کے پاس بغیر تنخواہ کے کام کرنا شروع کردیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کہیں نہ کہیں کوئی روزگار مہیا کردے گا۔

اپنے ایک چچا چوہدری اللہ دتہ صاحب کا ایک مقولہ جو کہ فارسی زبان میں ہے اکثر کہا کرتے تھے کہ ”داشتہ بکار آید“ یعنی رکھی ہوئی چیز کام آہی جاتی ہے۔

ایک اور نصیحت قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ کیا کرتے تھے کہ جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو تمہارے ساتھ قطع قرابت کرے تم اس سے از خود میل ملاقات رکھو جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے تم اس سے حسن سلوک کرو اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور یہ توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے حوصلے والے ہوں اور جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو۔ جب میں نے انہیں یہ کہا کہ یہ کام بظاہر بہت مشکل اور تلخ ہے تو حضرت مسیح موعود کا یہ شعر سنا دیتے کہ

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول

اس کے علاوہ اپنی نصائح میں حضرت مصلح موعود کا یہ شعر بھی سنایا کرتے تھے کہ

تو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

خلیفۂ وقت اور بزرگان سلسلہ سے ذاتی تعلق

ایک دفعہ ابا جان کی میں نے پرانی فائل دیکھی تو ابا جان کو بچپن سے ہی خلفاء احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کیلئے خطوط لکھنے کا بے حد ذوق شوق تھا سیدنا حضرت مصلح موعود، حضرت بشیر احمد صاحب، مولانا غلام رسول صاحب راجیکی حضرت محمد ابراہیم صاحب بقاپوری، مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری، مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مولانا دوست محمد صاحب شاہد سے خط وکتابت اور ذاتی تعلق قائم رکھا۔ مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن سے بھی مسلسل خط وکتابت رکھی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی فہرست بھی کافی طویل ہے جن سے ابا جان کا ذاتی تعلق زندگی بھر قائم رہا۔ ان سب بزرگوں کے جوابی خطوط آج بھی ہمارے پاس فائل میں موجود ہیں۔

اخبار الفضل اور جماعتی رسائل

ابا جان بتایا کرتے تھے کہ بچپن سے ہی روزنامہ الفضل اور ہفت روزہ بدر قادیان اور جماعتی رسائل پڑھنے کا بے حد شوق رہا کیونکہ ہمارے دادا جان چوہدری مہر دین صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے شروع سے ہی الفضل اور ہفت روزہ بدر گھر میں جاری کروایا ہوا تھا اور ان دونوں اخبارات کی باقاعدہ جلد بنوا کر رکھا کرتے تھے۔ ابا جان کہا کرتے تھے کہ الفضل اخبار انسان کی دینی اور دنیوی معلومات کا ایک بہترین ذریعہ ہے یہ ایک روحانی نہر ہے جو کہ مرکز سے نکلتی ہے اور پوری دنیا کے احمدیوں کے دلوں کو سیراب کرتی ہے اس میں خلیفۂ وقت اور مرکز کی تازہ ترین ہدایات اور حضور اقدس کا خطبہ جمعہ ہوتا ہے اگرچہ ایم۔ ٹی۔ اے۔ پر لائیو خطبہ ہم سن بھی لیتے ہیں لیکن خطبہ جمعہ دوبارہ اخبار میں پڑھ کر ہمیں یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود کے ملفوظات اور علماء سلسلہ کے قیمتی مضامین ہوتے ہیں جو کہ ازدیاد علم کا باعث ہوتے ہیں۔ اور حضرت مصلح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ایسا زمانہ آئے گا کہ الفضل کی ایک ایک جلد ہزاروں روپے خرچ کرنے کے بعد بھی ملنی مشکل ہو گی جب بھی ابا جان یوکے ہمارے پاس تشریف لاتے تو بچوں کو اور آئندہ نسلوں کو اردو لکھنے پڑھنے کے بارے میں ضرور توجہ دلاتے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے والد محترم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی مغفرت کرے اور ہم سب اہل خاندان کو سب بہنوں بھائیوں کو صبر وجمیل سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم رانا محمد محسن صاحب دار الیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ 5 جولائی 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام دانیال محسن عطا فرمایا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم رانا عبدالستار صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم طالب حسین صاحب دار العلوم غربی ثناء ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے ضلع نواب شاہ کے ایک مخلص دوست محمد امجد صاحب سیکرٹری تربیت نومبائعین ضلع نواب شاہ مورخہ 22 جون 2011ء کو کراچی سے نواب شاہ آتے ہوئے نوری آباد کے قریب روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کے جبڑے اور ہنسلی کی ہڈی شدید متاثر ہوئی ہے۔ نیز ٹانگ بھی شدید زخمی ہے۔ منہ اور ٹانگ پر سوجن بھی ہے۔ احباب جماعت سے اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اسی طرح نواب شاہ شہر کے ایک احمدی دوست مکرم عبدالرحیم بگھیو صاحب کا بیٹا شدید بیمار ہے اور نواب شاہ سول ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ گزشتہ سال مکرم عبدالرحیم بگھیو صاحب کا ایک بیٹا انتقال کر گیا تھا ان کی بیوی بھی اکثر بیمار رہتی ہیں اور یہ دوست معاشی پریشانیوں کا بھی شکار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی۔ نیز ان کے مسائل حل ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ہمایوں عارف صاحب دار الیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم محمد عارف صاحب دل کے عارضہ میں کافی عرصہ سے مبتلا ہیں۔ ان کے دل کی حالت بہت خراب ہونے کی وجہ سے آپریشن ممکن نہیں۔ ہر طرح کا علاج کیا گیا مگر کوئی افاقہ نہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد زاہد صاحب سیکرٹری تحریک جدید دار الفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ کے سیکرٹری امور عامہ مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب اعصابی تکلیف، شوگر، کمزوری کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نسیم احمد بٹ صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم عبدالرشید بٹ صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل مورخہ 9 جولائی 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی دن ان کی نماز جنازہ بعد نماز عصر حلقہ سلام فیکٹری ایریا محلّہ میں مکرم جاوید اقبال صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حافظ منور احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کے تمام بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ آپ شوگر کے مرض میں مبتلا تھے اور 75 سال کی عمر میں وفات پائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے ضلع نواب شاہ کی ایک جماعت باندھی کے ایک ناصر مکرم عبدالمجید صاحب مورخہ 24 جون 2011ء کو اپنی گوٹھ شاہ ولی میں انتقال کر گئے۔ مورخہ 25 جون 2011ء کو ان کی نماز جنازہ مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ باندھی نے پڑھائی۔ قبر کی تیاری کے بعد مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی ضلع نواب شاہ نے دعا کرائی۔ ان کی عمر 62 سال تھی۔ ان کے والد مکرم شاہ ولی صاحب قیام پاکستان سے قبل انڈیا سے یہاں آ کے آباد ہوئے تھے۔ مکرم عبدالمجید صاحب کچھ عرصہ قبل زعیم مجلس انصار اللہ باندھی اور سیکرٹری مال باندھی بھی رہے۔ انہیں چند سال سے دل کا عارضہ لاحق تھا۔ ان کی وفات بھی دل کے دورہ ہی سے ہوئی۔ مرحوم ہنس مکھ انسان تھے۔ اردگرد کے ماحول میں سب ہی سے خوش مزاجی و خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑے ہیں۔ دونوں بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے اس مخلص خادم سلسلہ کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

(مکرمہ ممتاز جہاں آراء صاحبہ ترکہ مکرم بشیر احمد سنوری صاحب)

مکرمہ ممتاز جہاں آراء صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسارہ کے خاوند محترم بشیر احمد سنوری صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کی رقم مبلغ -/6,47,748 روپے نظارت امور عامہ شعبہ تنفیذ میں امانتاً جمع ہیں۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ ممتاز جہاں آراء صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم رشید احمد سنوری صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان دار القضاء

(مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب ترکہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب)

مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم خواجہ محمد امین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 21/19 دار الرحمت برقبہ 19 مرلے 128 مربع فٹ میں سے 9 مرلے 200 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے بھائی مکرم خواجہ تنویر احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب (بیٹا)
(2) مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرمہ نجمہ سعید بٹ صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ غزالہ فاروقی صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ راشدہ مبارک صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم خواجہ تنویر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مسز بندرانائیکے
دنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم

مسز سری ماوو بندرانائیکے، سری لنکا کی ایک سابق اور دنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم تھی۔

وہ 1916ء میں پیدا ہوئی اور ایک رومن کیتھولک کانونٹ سکول میں تعلیم حاصل کی۔ اس کا تعلق سری لنکا کے ایک دولت مند گھرانے سے تھا۔ 1940ء میں اس کی شادی سولومن بندرانائیکے سے ہوئی۔ 27 ستمبر 1959ء کو جب اس کا شوہر جو سیلون کا وزیر اعظم تھا قتل کر دیا گیا تو اس نے عملی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اپنے شوہر کی سیاسی جماعت سری لنکا فریڈم پارٹی کی قیادت سنبھال لی۔ 20 جولائی 1960ء کو منعقد ہونے والے عام انتخابات میں سری لنکا فریڈم پارٹی نے 150 میں سے 75 نشستوں پر کامیابی حاصل کر لی اور اگلے دن یعنی 21 جولائی 1960ء کو مسز سری ماوو بندرانائیکے نے سیلون کی وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ وہ دنیا کی پہلی خاتون تھی جو کسی ملک کی وزیر اعظم منتخب ہوئی۔

مسز بندرانائیکے نے ملک کی قیادت بڑے عزم اور حوصلے سے چلائی اور کئی سخت اقدامات کئے۔ جن کے باعث اسے 1965ء کے انتخابات میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم 27 مئی 1970ء کے انتخابات میں اس نے دوبارہ کامیابی حاصل کر لی اور ایک مرتبہ پھر سیلون کی وزیر اعظم بن گئی۔

22 مئی 1972ء کو سیلون جمہوریہ بن گیا اور اس کا نام جمہوریہ سری لنکا رکھ دیا گیا۔ مسز بندرانائیکے بدستور اپنے ملک کی وزیر اعظم رہی تاہم جولائی 1977ء کو عام انتخابات میں اسے ایک مرتبہ پھر شکست کا سامنا کرنا پڑا اور جیونیس جے وردھنے کی یونائیٹڈ نیشنل پارٹی برسر اقتدار آ گئی۔

اکتوبر 1980ء میں پارلیمنٹ نے اسے اپنے اختیارات سے ناجائز تجاوز کرنے کی بنا پر سات برس کے لئے شہری حقوق سے محروم کر دیا لیکن 1986ء میں اسے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دے دی گئی۔

خورشید ہیئر آئل
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خبریں

☆ صدر آصف علی زرداری کی طرف سے تمام تحفظات دور کرنے کی پکی یقین دہانی کے بعد ایم کیوایم کے قائد الطاف حسین نے ڈاکٹرعشرت العباد کو استعفیٰ واپس لینے اور گورنر سندھ کا عہدہ دوبارہ سنبھالنے کی ہدایت کر دی جبکہ متحدہ قومی موومنٹ کی پرانی تنخواہ پر ہی حکمران اتحاد میں واپسی کے ساتھ ہی مسلم لیگ (ن) کا گرینڈ اپوزیشن الائنس بنانے کا خواب چکنا چور ہوگیا۔

☆ سپریم کورٹ نے عدالتی احکامات کے باوجود این آئی سی سیکنڈل کیس کے تفتیشی افسر ظفر قریشی کی عدم بحالی پر وزیراعظم یوسف رضا گیلانی سے تفصیلی تحریری جواب طلب کرتے ہوئے ایف آئی اے کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس سکینڈل میں اب تک کارروائی کی تحقیقات پر مشتمل تفصیلی رپورٹ عدالت میں 25 جولائی تک پیش کرے اور بتائیں کہ کون مجرم ہیں اور ان کو کیسے گرفتار کیا جائے گا۔

☆ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کے پیش نظر ملک بھر میں پھانسی کی سزا پر عملدرآمد روک دیا گیا ہے۔ وزارت داخلہ کی جانب سے چاروں صوبوں کے آئی جی جیل خانہ جات، ہوم سیکرٹریز کو ارسال کردہ ہدایت میں کہا ہے کہ وفاق کی ہدایت کی روشنی میں پھانسی کی سزا فوری طور پر ملتوی کی جائے اور جن کے بلیک وارنٹ جاری کیئے گئے ہیں انہیں بھی منسوخ کیا جائے اور جن کی درخواستیں رحم کیلئے صدر مملکت کے پاس موجود ہیں ان پر بھی عملدرآمد روک دیا جائے۔

☆ اسلام آباد کی سول عدالت نے مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی انجم عقیل خان کو فراڈ کیس میں 3 روزہ جسمانی ریمانڈ پر ایف آئی اے کے حوالے کر دیا ہے۔ ملزم سے 9 لاکھ 50 ہزار روپے کی رقم برآمد کرنی ہے جو اس نے فراڈ کے ذریعے حاصل کی۔

☆ کراچی میں ریموٹ کنٹرول طیارہ کراچی آئل ریفائنری پر گر کر تباہ ہوگیا۔ جس کے نتیجے میں آگ لگ گئی۔ آگ پر جلد قابو پالینے کی صورت میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20 جولائی

طلوع فجر	3:46
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:15

Job opportunities in Skylite Communications Rabwah Office

POSITION	REQUIREMENTS
IT Professionals	Graduate/Master in computer science with 2 year experience
Graphic Designer	Photoshop, Corel Draw, InDesign, Internet knowledge
Web Designer	HTML, CSS, Dreamweaver, JavaScript
Sales Executives	Capable to communicate in American Accent, Internet knowledge

Gratuity and Medical facility are also provided

Send your CV on jobs@skylite.com OR contact at 0476215742,
Candidates who want to work online from home can also apply.

Skylite .communications

لقمان ہیئر فیشن اینڈ بیوٹی سیلون

صاف ستھرے ایئر کنڈیشن ماحول میں لقمان ہیئر فیشن پر تشریف لائیں

بالمقابل جونیئر جامعہ احمدیہ کالج روڈ ربوہ

پروپرائٹر: مرتضیٰ احمد: 0333-6707323

نعمانی سیرپ

تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ PH:047-6212434

مکان برائے فروخت

ایک مکان B-69 رقبہ تین مرلہ واقع مین روڈ ناصر آباد شرقی بیت الحمد ربوہ تمام سہولیات کے ساتھ مناسب قیمت پر برائے فروخت ہے

فون نمبر: 6213220 موبائل: 0334-6373108

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

FR-10